خطبۂ جمعہ سلسلہ نمبر 16

برائے 10 اگست 2018ء

آج بھی ہو جو براہیمؑ سا ایماں پیدا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

قال اللّٰہ تعالیٰ فی القرآن المجید.

وَ اِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ. قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا. صدق للّٰہ العظیم.

(البقرۃ آیت 124)

برادران اسلام! ذی الحجہ کا مہینہ ہر سال امت کو ایک پیغام دے کر جاتا ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایثار و قربانی، تسلیم و رضا اور فداکاری کی مثال قائم کی اور کٹھن سے کٹھن آزمائش میں بھی ثابت قدم رہے، اسی طرح ہم بھی ہر حال میں اللہ کی مرضی کو پورا کریں اور بڑی سے بڑی قربانی دینے کیلئے تیار رہیں۔ جانوروں کے گلے پر چھری پھیر کر ہم کوئی سالانہ رسم ادا نہیں کرتے بلکہ اس عہد کی تجدید کرتے ہیں جو ہم نے اپنے رب سے کیا ہے۔ یہ عہد کامل یکسوئی کے ساتھ اللہ کی اطاعت و بندگی کا عہد ہے۔ یہ عہد دین کو اللہ کے لئے خالص کرنے اور ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنے کا عہد ہے۔

بھائیو! اگر قربانی کا یہ مقصود جو قربانی کی اصل روح ہے، اگر آپ کو حاصل ہو جائے تو یقین کیجئے کہ اس سے قیمتی کوئی چیز نہیں ہے جو آپ اپنے لئے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اس عہد کی تکمیل آپ کو اللہ کی رضا اور جنت کا حقدار بنائے گی۔ اسی لئے قربانی ایک عظیم عبادت ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جو استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہوں کو نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا کی امامت کے منصب پر فائز فرمایا ہے یہ منصب انہیں یوں ہی نہیں مل گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَ اِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ. قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا.

اور یاد کیجئے کہ ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ سب میں پورے اترے تو اللہ نے فرمایا میں تم کو تمام انسانوں کا امام اور پیشوا بناتا ہوں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امامت و قیادت کا منصب صرف ان لوگوں کے شایانِ شان

ہوتا ہے جو آزمائشوں میں پورے اترتے ہیں۔ ذرا یاد کیجئے' اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کن کن آزمائشوں سے گزارا۔ کفر وشرک سے اٹے سماج کو جب انہوں نے بت پرستی چھوڑ کر توحید خالص کو اختیار کرنے کی دعوت دی تو ساری قوم مخالف ہوگئی۔ نمرود نے آگ کا الاؤ تیار کروایا اور آپ بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دیئے گئے جسے اللہ تعالی نے اپنی رحمت اور قدرت سے گل گلزار بنادیا۔ پیغام توحید کو سنانے کی پاداش میں آپ کے باپ آزر نے آپ سے رشتہ کاٹ لیا اور گھر سے بے گھر کردیا' پھر آپ نے برسوں تک جلاوطنی کی زندگی گزاری، مصر پہنچے تو وہاں کے کمبخت بادشاہ نے عزت پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ بڑی تمناؤں اور دعاؤں کے بعد جب دل کی کلیاں کھلیں اور ننھے اسماعیل جب ذرا بڑے ہوئے تو ماں اور بچہ کو مکہ کی بے آب وگیا وادی میں چھوڑ آنے کا حکم ملا، پھر آخری آزمائش، جس سے بڑی کوئی آزمائش نہیں ہوسکتی تھی' اس میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کھرے ثابت ہوئے۔ دنیا کی تاریخ میں پہلی اور آخری مرتبہ آسمان کی آنکھ نے یہ دم بخود کردینے والا منظر دیکھا کہ ایک شفیق ترین باپ اپنے عزیز ترین بیٹے کی گردن پر محض حکم الہی کی تعمیل میں چھری پھیر رہا ہے۔

آج جب کہ ہم سنت ابراہیمی کو تازہ کرنے جارہے ہیں' ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسوہ ابراہیمی کے درخشاں نقوش' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایثار وقربانی اور ایمان وعمل سے سبق حاصل کریں جیسا کہ صحابہ نے اس کردار کو اپنا کر کفر وشرک کی گھٹا ٹوپ تاریکی کو نور توحید سے بدل دیا تھا۔لیکن افسوس کہ ہر سال ہم قربانی اور حج کے اس عظیم مہینہ سے گزرتے ہیں اور ہماری زندگیوں میں کوئی انقلابی تبدیلی نہیں آتی۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات اس لئے نہیں ہیں کہ ہم سن کر سر دھننے لگیں بلکہ ان واقعات کو ہمارے اندر عمل کی تحریک پیدا کرنے کا سبب بننا چاہئے۔ انبیاء کے واقعات قرآن مجید میں اس لئے بیان کئے گئے ہیں کہ وہ سارے انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں اور انسانیت کے قافلہ کو انہی کی روشنی میں رواں دواں ہونا چاہئے۔

آج کے پرآشوب حالات میں سنت ابراہیمی سے عبرت حاصل کرنے کی کس قدر ضرورت ہے' اس کا اندازہ کرنے کے لئے دنیا کے حالات پر اور اپنے سماج پر ایک نظر ڈال کر دیکھ لیجئے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دور ابراہیم عود کر آیا ہے۔ وہی طاغوت کی بندگی ہے، وہی بت پرستی ہے، وہی شمس پرستی اور قمر پرستی ہے، وہی مادہ پرستی، وہی بادشاہ پرستی اور وہی شخصیت پرستی ہے اور نہ جانے کون کون سی پرستیاں انسانی معاشروں میں رچ بس گئی ہیں۔ آج دنیا بھر میں طاغوتی قوتیں دور ابراہیمی کی طرح اسلام اور اہل اسلام کو نیست ونابود کردینے کے درپے آزار ہیں۔ ایک طرف مادی وسائل اور خوفناک اسلحہ سے لیس دشمنان اسلام ہیں تو دوسری طرف ایک فکری اور نفسیاتی جنگ برپا ہے جو اسلامی نظریہ اور اس کے حامیوں کو دفاعی پوزیشن میں لاکھڑا کرنے اور خوف کی نفسیات مسلط کرنے کی ایک کوشش ہے۔ مسلمانوں کے خون کو پانی سے زیادہ ارزاں کردیا گیا، آج ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں مسلم خواتین کا حجاب، مسلم نوجوان کی داڑھی اور مسجدوں کی میناروں سے بلند ہونے والی اذانیں کھٹک رہی ہیں۔ مسلمانوں کو دوسرے درجہ کا شہری بنانے اور شہریت کے حق سے محروم کردینے کی سازش کی جارہی ہے۔

آسام میں 40 لاکھ افراد کے ناموں کو جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے، قومی شہریت کے رجسٹر (این آر سی) سے باہر رکھا گیا ہے۔ حالات کی یہ تپش، آتش نمرود سے مماثلت رکھتی ہے۔ علامہ اقبال نے کہا تھا

آگ ہے، اولاد ابراہیمؑ ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

ایک ایسے وقت جب ہم عید قرباں منانے جا رہے ہیں اور اقطاع عالم سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان زیارت حج کے لئے ارض مقدس کو پہنچ رہے ہیں، حالات امت مسلمہ کے لئے بظاہر بڑے حوصلہ شکن نظر آ رہے ہیں اور لگ رہا ہے کہ مایوسی کی ایک چادر ہے جو دور تک تنی ہوئی ہے۔ عراق و افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ مصر کے جمہوری انقلاب پر شب خون مار کر پھر سے آمرانہ حکومت کو بحال کیا گیا ہے۔ لیبیا کو عدم استحکام سے دوچار کر دیا گیا۔ مسلم ممالک کی زمینیں مسلمانوں کے خون سے لالہ زار ہیں۔ شام کی خون آشام فضائیں انسانی حقوق کی بدترین پامالیوں پر نوحہ کناں ہیں۔ ادھر فلسطینی مسلمانوں کی مصیبتیں کم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہیں۔ ہمارا قبلۂ اول صیہونیت کے نرغہ میں ہے اور گزشتہ دنوں ایک قانون بنا کر ناجائز اسرائیلی ریاست کو قانونی طور پر مکمل یہودی ریاست قرار دیا گیا ہے۔ نیز مغربی قوتوں کی ملی بھگت سے عالمی صہیونیت نے مسجد اقصیٰ کی طرف عملاً اپنے قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں گویا ان طاقتوں کو یقین ہونے لگا ہے کہ اب امت میں ابراہیم سا ایمان نہیں رہا اور کوئی صلاح الدین اور نور الدین زنگی جیسا رہنما بچا نہیں ہے۔ اب امت کی ماؤں نے خالد بن ولید جیسے شیر دل بیٹوں کو جنم دینا چھوڑ دیا ہے۔

برادران اسلام! یہاں مسلم دنیا کی موجودہ کیفیت کو بیان کرنے کا مقصد مایوسی پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ بلند حوصلہ پیغمبر اور ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پاک سیرت کے حوالہ سے یہ درس دینا مقصود ہے کہ ایمان کی طاقت سے ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

آج قربانی کا وہ جذبہ ختم ہو گیا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا کہ صرف ایک اشارے پر اولاد بھی قربان، وطن بھی قربان، وقت کے بادشاہ نمرود سے بھی ٹکرا گئے۔ کیونکہ وہ ایمان و یقین کی اس قوت سے سرشار تھے کہ جسکی پشت پر شہنشاہ کائنات ہو، اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ آج اسی جذبے کو ہمیں اپنے اندر زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ قربانی صرف جانور ذبح کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اپنی ناجائز خواہشات پر بھی چھری پھیرنے کا نام ہے۔ غلط عقائد، غلط نظریات، غلط فکر اور غلط سوچ کو بھی ختم کرنے کا نام قربانی ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ اللہ کے دین کو سربلند رکھنے کی جو تڑپ، بے چینی اور جوش و ولولہ حضرت ابراہیم کے پاس تھا اس کی کوئی رمق آیا ہمارے اندر پائی جاتی ہے؟۔ دین اسلام کے تعلق سے اور اس دین پر اپنی نسلوں کو چلانے کے تعلق سے آپ کی خواہشات اور جذبات کیا ہیں، اس کا جائزہ ضرور لیتے رہیں اور دیکھیں کہ

ان کی کچھ مطابقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تمناؤں سے ہے یا نہیں۔سورہ ابراہیم آیات 35 تا 38 میں اللہ تعالی ارشادفرماتا ہے

''اوران احسانات کو یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب اس شہرمکہ کو امن کی جگہ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ۔اے رب اُن بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے (ایسا نہ ہو کہ یہ میری اولاد کو بھی گمراہ کردیں) سو جو میرے طریقہ پر چلتا رہا وہ میرا ہے اور جو میرے خلاف طریقہ اختیار کرے تو (میں کیا کہوں) تو معاف کرنے والامہربان ہے۔اے میرے رب میں نے اپنی اولادمیں سے کچھ کو اس بے آب وگیاوادی میں تیرے عزت والے گھر کے پاس لا بسایا ہے۔میرے پروردگار یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ یہ یہاں نماز قائم کریں لہذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرمادے اورتو انہیں پھرعطافرماتا کہ یہ تیرے شکرگزار بندے بنے رہیں۔اے میرے رب تو وہ باتیں بھی جانتا ہے جنہیں ہم چھپاتے ہیں اور وہ بھی باتیں بھی جنہیں ہم ظاہر کرتے ہیں اور واقعی خدا سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ جس بے آب وگیا میدان میں انہوں نے اپنی اولاد کو لا بسایا ہے اور جہاں انہوں نے توحید کا مرکز قائم کیا ہے یہ شہرشرک کی گندگیوں سے پاک وصاف رہے اوران کی اولادشرک کی نجاستوں سے بچی رہے۔انہیں اگرکوئی فکردامن گیرتو صرف یہ کہ میرے بعدکہیں میری نسل پھرشرک کی آلودگیوں میں نہ پھنس جائے اوراس طریقہ سے نہ ہٹ جائے جس کے لئے میں نے اس پاک گھر کی تعمیر کی۔آپ نے دعا فرمائی کہ پروردگارجن دینی جذبات کے ساتھ میں نے تیرے اس گھر کو بسایا ہے وہ بھی تجھ سے چھپے ہوئے نہیں ہیں اور زندگی بھرتیری راہ میں دوڑ دھوپ کی ہے وہ بھی تیرے سامنے ہے۔پروردگار! میں نے یہ پاک گھراس لئے بسایا ہے کہ میری نسل کے یہ لوگ تیری عبادت کے لئے نماز قائم کریں۔پروردگارتو لوگوں کے دل اس کی طرف جھکادے اورانہیں ہرطرح کی نعمتوں سے مالا مال فرمادے کہ یہ تیرے شکر گزار بندے بنے رہیں اورتوحید کی روشنی دنیا بھرمیں اس مرکز سے پھیلتی رہے۔یہ ان کی ایمانی تڑپ' نرم دلی' شفقت اوردین سے محبت کی واضح ترین مثال ہے۔اسی ایمانی تڑپ اور دینی درد کے ساتھ انہوں نے آخری رسول کی بعثت کے لئے بھی دعا فرمائی کہ ان کے ذریعہ سے رہتی دنیا تک توحید کی تعلیم زندہ رہے اورلوگ دین حنیف پرقائم رہیں۔

بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہرکام میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی۔حج کے سارے ارکان حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی اداؤں کا نام ہیں۔ایک ایک رکن کے بارے میں رب جلیل نے اپنی خوشنودی کی بشارت دی ہے۔آج ہم قربانی کرتے ہیں لیکن اس کے فوراًبعد یہ بھول جاتے ہیں کہ جس رب کو راضی کرنے کیلئے ہم قربانی کررہے ہیں،اس کی ناراضگی کو مول لینے والے بہت سے کام ہم خود کررہے ہیں۔اگرہم اپنے سارے کام رب کو راضی کرنے کے اسی جذبے سے کریں تو

معاملات میں بہتری آسکتی ہے اور ہمارے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کے لیے فرقہ واریت بہت نقصان دہ ہے اور اس کی وجہ سے باطل اور طاغوتی قوتیں اپنی منصوبوں میں کامیاب ہوتی ہیں اور ملت اسلامیہ کی ہوا اکھڑ جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے تھا کہ ہم فرقے نہ بناتے اور عیسائی اور یہودی جو خود کو ابراہیمؑ کہتے ہیں انہیں بھی صحیح معنوں میں ابراہیمؑ بننے کی دعوت دیتے۔ ہم خود ہی ابراہیمیؑ نہیں ہیں تو بتایئے ہم کسی کو کیسے دعوت دے سکتے ہیں۔

حاضرین! قربانی دینے سے پہلے ذرا یہ بھی سوچیں کہ قربانی جیسی عظیم عبادت میں حلال ذرائع سے کمایا ہوا پیسہ صرف ہو رہا ہے یا حرام سے کمایا ہوا پیسہ۔ آج کل سود، رشوت و بدعنوانی عام ہوگئی ہے۔ حالانکہ کہ اگر لباس، جسم یا مال میں حرام مال کا شائبہ بھی شامل ہوگیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی ہزار بار یہ کہتا رہے

''لبیک اللھم لبیک'' اللہ فرمائے گا کہ ''لا لبیک ولا سعدیک''۔

جو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں قربانیاں کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں اور ان تمام لوگوں میں، جنہیں سارا سال گوشت کھانا بہت کم نصیب ہوتا ہے یا ہوتا ہی نہیں تقسیم کریں اور اپنی فریجوں میں گوشت سارا سال نہ پڑا رہنے دیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابھی خون زمین پر نہیں گرتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی قبول و مقبول ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اللہ کو قربانی کے جانوروں کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا بلکہ اللہ اس میں تقویٰ دیکھتا ہے۔

قربانی اور ایثار کا جو جذبہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہمارے اندر پیدا ہوتا ہے، یہ جذبہ پورا سال ہمارے اندر رہنا چاہیے۔ قربانی دینے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ادا کرتے ہیں۔

مسلمان خواہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو، قربانی دیتا ہے اور دوسرے مکتب فکر کے لوگوں کے گھر میں گوشت بھی بھیجتا ہے۔ یہی جذبہ ہمیں عام حالات میں بھی اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عملاً اسوہ ابراہیمیؑ، اسوہ محمدیؐ اور مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر ہم اس راستے پر چل پڑیں تو ہماری نمازیں، روزے، زکوٰۃ، حج اور قربانیاں اللہ کے ہاں مقبول ہوں گی اور اس طرح ہم حالات کا ایمان و استقامت کے ساتھ مقابلہ کرسکیں گے۔ وما علینا الی البلاغ۔